سوال

(110)آیت کریمہ لَایَمَسُّہٗ اِلَّاالْمُطَھَّرُوْن کا مطلب کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آیت کریمہ لَایَمَسُّہٗ اِلَّاالْمُطَھَّرُوْن کی روشنی میں قرآنِ حکیم کو باوضو ہو کر ہی چھونا ضروری ہے۔ تفصیل سے بیان فرمائیں کہ وضو کی شرط کہاں سے لائی گئی؟

ایک شخص سارا دن قرآنِ پاک کی کتابت کرتا ہے، یا جلد سازی کرتا ہے یا اس کی تصحیح کرتا ہے تو کیا وہ صرف عمومی پاکیزگی کی حالت میں یہ سب کچھ کر سکتا ہے یا وضو کرنا بھی ضروری ہے؟

ایک شخص جیب میں ہر وقت قرآنِ حکیم رکھتا ہے وہ دن میں جب چاہتا ہے۔ قرآن کی تلاوت شروع کر دیتا ہے۔ کیا اس کے لیے بھی وضو کر کے پڑھنا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کا اس بارے اختلاف ہے کہ آیت کریمہ لَایَمَسُّہٗ اِلَّاالْمُطَھَّرُوْن (الواقعة:۷۹) سے مراد فرشتے ہیں یا بنی آدم؟ سلف کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ مقصود اس سے فرشتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی مروی ہے جب کہ دیگر اہل علم نے اس کا اطلاق بنی آدم u سے لے کر جنابت اور حدثِ اصغر (قضائے حاجت وغیرہ سے بے وضو ہونے) پر کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہاں خبر بمعنیٰ طلب ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ بے طہارتِ کبریٰ و صغریٰ قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: 'اَن لَا یَمَسَّ الْقُراٰنَ اِلَّا طَاہِرٌ'سنن الدارمی، بَابُ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِکَاحٍ، رقم:۲۳۱۲، سنن الدارقطنی، بَابٌ فِی نَہْیِ الْمُحْدِثِ عَنْ مَسِّ الْقُرْآنِ، رقم:۴۳۷

یعنی طہارت کے بغیر قرآن کو مس (چھونا) نہ کیا جائے۔''اصل یہ ہے کہ مس مصحف کے لیے وضو کا اہتمام ہونا چاہیے لیکن کثرتِ عمل کی بناء پر اہتمام نہ ہو سکے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

قرآن مجید میں ہے۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن:۱۶)

''سو جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو''

امام مالک رحمہ اللہ نے بچوں کو وضو کے بغیر قرآن پکڑنے کی اجازت دی ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ:صفحہ:139

محدث فتویٰ